مقالے کا عنوان: امام المحدثین کی اسانید مع تعارف شیوخ اسانید، قسط: 01

اسلام میں اسانید کی اہمیت

دین اسلام میں علم حاصل کرنے کی بھرپور ترغیب ہے اللہ پاک نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے علم دین میں اضافے کی دعا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی علم حاصل کرنے کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے فرمایا: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ**۔یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[2] یہی وجہ ہے مسلمانوں کی ایک تعداد علم حاصل کرنے کی جستجو میں رہتی ہے، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور ہمارے اسلاف نے طلب علم کے لیے نہ صرف اپنے وطن میں کوشش کی بلکہ دیگر ممالک وشہروں میں جاکر علم حاصل کیا، انہیں جب معلوم ہوتا ہے کہ فلاں مقام پر فلاں فن کے عالم موجود ہیں وہ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے وہاں پہنچ جاتے، ان کی صحبت میں رہ کر خوب استفادہ کرتے اوران سے اس فن کی زبانی یا تحریری سند واجازت حاصل کرتے، کئی بزرگوں نے ان کو اجازات، برنامج، ثبت، فہرست، مرویات، مسلسلات، مشیخات اور معاجم کی صورت میں جمع فرمایا۔

اسلام اور اسانید: اسلام میں سند کی خاص اہمیت اور مقام ومرتبہ ہے، سند سے مراد امت کا صحابہ کرام اور صحابہ کرام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کا اللہ پاک سے بلواسطہ یا بلاواسطہ دین حاصل کرنا ہے۔ سند مومن کا ہتھیار اور عالم کی سیڑھی ہے، چنانچہ حضرت سفیان ثوری [3] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سند مؤمن کا ہتھیار

ہے۔[4] حضرت عبداللہ بن مبارک [5] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امور دینیہ کو بغیر اسناد کے طلب کرنے والے شخص کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بغیر سیڑھی کے چھت پر چڑھنا چاہتا ہے۔[6] امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں " **بَیَانِ اَنَّ الْاِسْنَادَ مِنَ الدِّینِ**" کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا ہے،[7] جس سے سند کی اہمیت واضح ہوتی ہے، احادیث وفقہ کے علاوہ دیگر اسلامی علوم بھی اپنے کہنے والے کے ساتھ سند کے ذریعے قائم اور مربوط ہیں، اسی امتیازی خصوصیت کی بنیاد پر علومِ اسلامیہ کی استنادی حیثیت نہایت مضبوط ہے، اسناد کا یہ انداز صرف مسلمانوں کی خصوصیت ہے، جس سے اللہ پاک نے اس اُمت کو نوازا ہے، کسی اور امت کے ہاں اس کا تصور بھی نہیں۔ اسناد کی مذکورہ بالا اہمیت کے پیش نظر علامہ ابن حجر عسقلانی[8] رحمۃ اللہ علیہ نے (سند قرآن وحدیث وفقہ) کا جاننا فرضِ کفایہ قرار دیا ہے۔[9] امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ سند کا فائدہ یوں بیان فرماتے ہیں: مشہور کتابوں کی روایتوں کا ثبوت ہر (فقہی) مذہب کے ائمہ مجتہدین تک مثل ثبوت خبر متواتر ہے، جو یقین فائدہ کا دیتی ہے۔[10] مزید تحریر فرماتے ہیں: کاتب الحروف کو یہیں لازم ہوا کہ اپنی سند فقہ وحدیث کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک بلکہ جناب باری عزاسمہ تک لکھ کر دکھادے اور یہ ثابت کر دکھائے کہ ہر سنی حنفی عالم معتبر کی سند اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک برابر پہنچتی ہے۔[11]

اس کے بعد امام المحدثین نے اپنی تمام اسناد کو تفصیلا بیان فرمایا ہے۔

امام المحدثین کی اسانید: امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین، محدث وقت، مُسنِدُ العصر اوراستاذ العلما تھے، آپ نے اکابر علمائے اہل سنت سے

خوب استفادہ کیا، عالی اسناد حاصل کیں اوراشاعت علوم وفنون میں مصروف ہو گئے، پھر وہ وقت بھی آیا کہ آپ کا شمار بھی اکابر علمائے اہل سنت میں ہونے لگا، آپ نے جن علما و محدثین سے عُلوم اوراسناد حاصل کیں ان کی تعداد آٹھ ہے،جن کے اسمائے گرامی (نام)یہ ہیں، استاذالقراء قاری قادر علی رٹولوی ثم الوری، جامع علوم وفنون علامہ سلامت اللہ خان رامپوری، تاج المحدثین علامہ ارشاد حسین رامپوری، استاذالمحدثین علامہ احمد علی سہارنپوری، شیخ المشائخ علامہ فضل حق گنج مرادآبادی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، علامہ عبدالغنی بہاری مہاجر مدنی اور تاج العلماعلامہ سیداولادرسول محمد میاں قادری مارہروی رحمۃ اللہ علیہم۔(12) امام المحدثین نے اپنی کتاب تفسیر میزان الادیان میں جن اسناد کا ذکر کیا، راقم سب سے پہلے آپ کی اسانید قرآن وقرائت کا مختصر تعارف تحریر کرتا ہے۔

امام المحدثین کی اسانیدِ قرآن و قرأت

امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ صاحب کو پانچ علما و قراءسے قرآن و قرائت کی اسانید حاصل ہیں، امام المحدثین کی پہلی قرآن کی سند 30،دوسری 27، تیسری 28 اور چوتھی 30واسطوں سے صاحبِ قرآن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مل جاتی ہے، پانچویں سند کی مکمل معلومات نہ مل سکیں، راقم نے آنے والے مضمون میں اولاًامام المحدثین کی تحریر کردہ سند اور اس کے بعد اس سند میں ذکر کردہ قراء وعلما کا مختصر تعارف تحریر کیاہے۔

پہلی سند قرآن: قرآن مجید کی سند یہ ہے جو خاکسار(امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ

رحمۃ اللہ علیہ) نے سید اولادرسول محمد میاں قادری برکاتی مارہروی مدّاللہُ ظِلَّہٗ سے حاصل کی تھی، محمد میاں صاحب سید اولادرسول صاحب نے اجازت قرآن مجید حجۃ السلف والخلف حافظ حاجی سید شاہ ابو القاسم محمد اسماعیل حسن ملقب بشاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ انہوں نے اپنے برادر مکرم سید شاہ ابوالحسین احمد نوری سے۔ انہوں نے اپنے جد اکرم شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ سے، انہوں نے مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمہ سے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے تمام قرآن مجید مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی آخرِہٖ بروایت حفص جو عاصم سے روایت کرتے ہیں، پڑھا شیخ صالح اور ثقہ محمد فاضل سندھی سے 1154ھ میں۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے اسی طرح سارا قرآن مجید پڑھا شیخ عبد الخالق شیخ القراء دہلوی سے خاص دہلی شہر میں۔ وہ فرماتے ہیں: کل قرآن میں نے ساتوں قرائتوں کے ساتھ پڑھا شیخ محمد بقری [13] سے اور اسی طرح علامہ محمد بقری نے پڑھا شیخ القراء عبد الرحمن یمنی سے اور انہوں نے اسی طرح اپنے والد ماجد شیخ شحاذہ [14] یمنی سے اور شیخ شحاذہ نے اسی طرح پڑھا شیخ ابو نصر طبلاوی سے اور علامہ طبلاوی نے اسی طرح پڑھا شیخ الاسلام زکریا سے۔ انہوں نے اسی طرح برہان الدین [15] قلقیلی اور رضوان ابو نعیم عقبی سے اور ان دونوں نے سید نا ابوالخیر امام القراء والمحد ثین محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری صاحب کتاب النشر [16] سے اور انہوں نے بہت سے مشائخ اور قاریوں سے، جن کا مفصل ذکر کتاب نشر میں کیا ہے مگر ان کا خاص طریق، جو تمام طریقوں سے ممتاز ہے، بہ تسلسل تلاوت اور قرائت اور ضبط کے ساتھ صاحب کتاب النشر تک یہ

ہے۔ علامہ محمد بن محمد جوزی فرماتے ہیں: میں نے تمام قرآن مع کتاب التیسیر [17] کے پڑھا شیخ امام قاضی المسلمین ابو العباس احمد بن امام ابو عبد اللہ حسین بن سلیمان بن فزارہ حنفی سے شہر دمشق میں۔ انہوں نے فرمایا میں نے تمام قرآن پڑھا اپنے والد ماجد سے۔ انہوں نے امام ابو محمد قاسم بن احمد موفق ورقی [18] سے۔ انہوں نے فرمایا، میں نے تمام قرآن مجید مع کتاب تیسیر کے بہت سے امام اور مشائخ اور قاریوں سے پڑھا، جن کے اسماء گرامی یہ ہیں: ابو العباس احمد بن علی بن یحیٰی بن عون اللہ الحصّار [19] اور ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن محمد المرادی اور ابو عبد اللہ محمد بن ایوب بن محمد بن نوح الغافقی، جو اندلسی ہیں، ان سب نے فرمایا کہ ہم سب نے مع کتاب التیسیر پڑھا تمام قرآن مجید امام علی ابو الحسین علی بن محمد بن ہذمل بلنسی سے۔ انہوں نے فرمایا، میں نے مع کتاب التیسیر کے ابو داؤد سلیمان بن نجاح سے پڑھا۔ فرمایا انہوں نے، میں نے پڑھا مع کتاب التیسیر کے مؤلف تیسیر امام ابو عَمرو دَانی [20] سے۔ فرمایا انہوں نے، میں نے پڑھا میں نے کل قرآن بروایت حفص ابو الحسن طاہر بن غلبون [21] مقری سے۔ فرمایا انہوں نے، پڑھا میں نے مع قرات سبعہ ابو الحسن علی بن محمد بن صالح ہاشمی قادری نابینا سے بصرہ میں۔ فرمایا میں نے پڑھا قرائت سبعہ کے ساتھ احمد بن سہل اشنانی سے۔ میں نے پڑھا فرمایا انہوں، نے اسی طرح ابو محمد عبید اللہ [22] بن الصباح سے۔ انہوں نے فرمایا میں نے پڑھا اسی طرح حفص سے۔ فرمایا انہوں نے، پڑھا میں نے اسی طرح امام عاصم سے اور عاصم رحمۃ اللہ نے پڑھا ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن حبیب سلمی اور زر بن حبیش سے اور حضرت ابو عبد الرحمن نے پڑھا حضرت عثمان بن

عفان اور حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔ ان سب نے سرورِ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت زار بن حبیش نے پڑھا فقط حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور ان دونوں حضرات نے سرور عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وذریاتہ واولیاء امتہ وجمیع امتہ وسلم سے ہے (23)۔

پہلی سند قرآن کے قراء وشیوخ کا مختصر تعارف:

امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سند قرآن 30 واسطوں سے رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مل جاتی ہے، ذیل میں ان تمام قراء کا مختصر تعارف بیان کیا جاتا ہے، بعض سطحوں میں قراء ایک سے زیادہ بھی آئے ہیں ان کا بھی تعارف بھی بیان کر دیا گیا ہے مگر انہیں نمبر شمار نہیں دیا گیا بلکہ اسٹار لگا دیا گیا ہے:

۞ امامُ المُحدِّثین حضرت مولانا سیِّد محمد دِیدار علی شاہ مَشْہدی نقشبندی قادِری مُحدِّث اَلْوَری رحمۃ اللہ علیہ، جَیِّد عالِم، اُستاذُ العُلَما، مفتیِ اسلام تھے۔ آپ اکابرین اہل سنّت سے تھے۔ 1273ھ مطابق 1856ھ کو اَلْوَر (راجَستھان، ہند) میں پیدا ہوئے اور لاہور 22 رجب المرجب 1354ھ بمطابق 20، اکتوبر 1935ء کو (بروز پیر) نماز عصر کے سجدے میں وصال فرمایا، جامع مسجد حنفیہ محمدی محلہ اندرون دہلی گیٹ لاہور سے متصل جگہ میں تدفین کی گئی۔ دارُالعُلُوم حِزْبُ الْاَحْناف لاہور (24) اور فتاویٰ

دِیداریہ[25] آپ کی یادگار ہیں۔[26]

(1) تاج العلما، حضرت سَیّد شاہ اولادِ رسول محمد میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ حافظِ قراٰن، عالمِ باعمل، شیخِ طریقت اور صاحبِ تصنیف تھے، 1309ھ مطابق 1891ء میں پیدا ہوئے اور 24 جُمادی الاُخریٰ 1375ھ مطابق 7 فروری 1956ء کو مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں وصال فرمایا، تصنیف کردہ 33 کتب ورسائل میں تاریخِ خاندانِ برکات[27] زیادہ مشہور ہے۔[28]

(2) بقیۃ السلف، شاہ جی حضرت سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 2 محرم 1272ھ کو آستانہ عالیہ مارہرہ شریف میں ہوئی، آپ حافظ قرآن، عالم دین اور شیخ طرِیقت تھے، سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت دیگر بزرگوں کے علاوہ حضرت شاہ سیّد ابوالحُسین احمد نُوری رحمۃ اللہ علیہم سے حاصل ہوئی، آپ نے سجادہ نشین ہونے کے بعد اپنے خاندان میں دینی تعلیم عام کرنے کی مہم شروع کی، خاندانی لائبریری اور تبرکات کی حفاظت کا اہتمام کیا، جسے بعد میں اپنے لائق وجانشین تاج العلماعلامہ سید شاہ اولادرسول محمد میاں قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کیا۔ آپ کا وصال یکم صفر 1347ھ کو مارہرہ شریف میں ہوا۔[29]

(3) سِراجُ العَارِفین حضرت میاں صاحب مولانا سیّد شاہ ابوالحُسین احمد نُوری رحمۃ اللہ علیہ 19 شوال 1255ھ کو مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے اور یہیں 11 رجب 1324ھ میں وِصال فرمایا، درگاہِ معلّٰی مارہرہ مُطَہَّرہ (ضلع ایٹہ یوپی، ہند) کے برآمدۂ جنوبی میں دفن کئے گئے۔ والد صاحب نے بچپن میں وصال فرمایا، اس لیے جد مکرم، خاتم

الاکابر حضرت شاہ آل رسول مارہروی نے پرورش کی اور خلافت سے بھی نوازا، آپ عالِمِ دین، شیخِ طریقت اور صاحِبِ تصانیف ہیں۔ سراج العوارف فی الوصیا والمعارف[30] آپ کی اہم کتاب ہے۔[31]

(4) مُرشِدِ اعلیٰ حضرت، خاتمُ الاکابِر حضرت شاہ آلِ رسول مارہَروی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ باعمل، صاحبِ وَرَع و تقویٰ اور سلسلہ قادریہ رضویہ کے سینتیسویں (37) شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کی ولادت 1209ھ کو خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ، یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں 18 ذوالحجہ 1296 ھ کو وصال فرمایا۔[32] (تاریخ خاندان برکات، ص37 تا46)

(5) سِراجُ الہند حضرت شاہ عبد العزیز محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ علوم و فُنون کے جامع، استاذُ العلماء والمحدثین، مُفَسِّرِ قراٰن، مصنّف اور مفتیِ اسلام تھے، تفسیرِ عزیزی، بُستانُ المُحدّثین، تحفۂ اِثنا عشریہ اور عاجلہ نافعہ[33] آپ کی مشہور کُتُب ہیں۔ 1159 ہجری میں پیدا ہوئے اور 7 شوال 1239 ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک درگاہ حضرت شاہ وَلیُّ اللہ مہندیاں، میر درد روڈ، نئ دہلی ہند میں ہے۔[34]

(6) محدث ہند حضرت شاہ ولی اللہ احمد محدث دہلوی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 4 شوال 1110ھ کو ہوئی اور یہیں 29 محرم 1176ھ مطابق 1762ء وصال فرمایا، تدفین مہندیاں، میر درد روڈ، نئ دہلی ہند میں ہوئی، جو درگاہ شاہ ولی اللہ کے نام سے مشہور ہے، آپ نے اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی، حفظ قرآن کی بھی سعادت پائی، اپنے والد سے بیعت ہوئے اور

خلافت بھی ملی، والد کی رحلت کے بعد ان کی جگہ درس وتدریس اور وعظ و ارشاد میں مشغول ہوگئے۔ 1143ھ میں حج بیت اللہ سے سرفراز ہوئے اور وہاں کے مشائخ سے اسناد حدیث واجازات حاصل کیں۔ 1145ھ کو دہلی واپس آئے، آپ بہترین مصنف تھے، مشہور کتب میں فتح الرحمن فی ترجمہ القرآن فارسی، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، مؤطاامام مالک کی دو شروحات المصفیٰ فارسی، المسوّی عربی، حجۃ اللہ البالغہ فارسی، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء فارسی، الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ فارسی، انسان العین فی مشائخ الحرمین اورالارشادالی مہمات الاسناد عربی [35] مشہور کتب ہیں۔[36]

(7) شیخ القراء حضرت مولانا حاجی محمد فاضل سندھی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دسویں صدی ہجری میں سندھ کے ضلع پنوعاقل کے شہر سانگی کے قبیلے پنھواری میں ہوئی، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کرنے کے بعد دہلی تشریف لے گئے وہاں مشائخ بالخصوص شیخ القراء حضرت شیخ عبدالخالق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے فن قرات حاصل کیا، اوروہاں تدریس کا آغاز کیا، حضرت شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے 1154ھ کو آپ سے فن قرأت کی تحصیل کی چنانچہ خود تحریر فرماتے ہیں: قال العبد الضعیف ولی اللہ بن عبدالرحیم عفی عنہ :قرائت القران کلہ من اولہ الی آخرہ بروایتہ حفص عن عاصم علی الصالح الثقۃ حاجی محمد فاضل السندی سنہ 1154ھ قال :تلوتہ الی آخرہ بروایۃحفص علی الشیخ عبدالخالق المنوفی شیخ القراء بمحروسۃ دلی۔[37]

(8) شیخ القراء عبدالخالق منوفی ازہری ثم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مصر کے رہنے والے

تھے، آپ کی ولادت 22ذوالحجہ 959ھ کو ہوئی اور27شعبان 1078ھ کو وفات پائی، مزار مبارک احمد آباد گجرات ہند میں ہے، آپ جید حافظ قرآن، بہترین قاری اور دیگر علوم کے ساتھ فن قرات پر عبور حاصل تھا، آپ نے علوم اسلامیہ جامعۃ الازہر قاہرہ مصر(38) سے حاصل کئے پھر مغلیہ بادشاہ شاہجہاں دورِ حکومت (1037ھ تا1068ھ) میں دہلی ہند تشریف لے آئے یہاں آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا، عزت واکرام سے نواز کر شیخ القراء کے منصب پر فائز کیا گیا، آپ نے ہند میں فن قرات کو عام کرنے کے لیے بھرپور کوشش کی، آپ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب النشر کا قلمی نسخہ اپنے ساتھ لائے تھے، اس کی چرمی جلد1214ھ کی بنی ہوئی اور خوبصورت ہے، یہ نسخہ حیدرآباد اسٹیٹ لائبریری میں ہے۔(39)

(9) شیخ القراء حضرت امام شمس الدین محمد بن قاسم بقری شناوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1018ھ کو دار البقر (محلۃ الکبری، صوبہ غربیہ، مصر) میں ہوئی، آپ حفظ قرآن کے بعد قاہرہ آگئے اور جامعۃ الازہر میں داخلہ لے لیا، یہاں اسلامی علوم بالخصوص حدیث، فقہ اور تجوید و قرآت میں مہارت حاصل کی، تعلیم مکمل کرنے کے بعد یہیں استاذ کے منصب پر فائز ہوئے، آپ ماہر استاذ، بہترین قاری اور شافعی فقیہ ہونے کے ساتھ بہترین مصنف بھی تھے، غنیۃ الطالبین ومنیۃ الراغبین فی تجوید القرآن العظیم (40) آپ کی یادگار کتاب ہے، آپ کا وصال 24 جمادی الاخریٰ 1111ھ کو ہوا۔ آپ کے اہم شاگردوں میں شیخ القراء عبد الخالق منوفی ازہری ثم دہلوی اور شیخ القراء حضرت علامہ ابوسماح احمد بن رجب بقری شافعی (41) رحمۃ اللہ علیہما ہیں۔(42)

(10) شیخ القراء حضرت امام زین الدین عبد الرحمٰن بن شحاذۃ الیمنی شافعی مصری رحمۃ

اللہ علیہ 975ھ کو قاہرہ مصرمیں پیدا ہوئے، علوم اسلامیہ والد صاحب سمیت جید علما، محدثین اور فقہا سے حاصل کئے، علم قرات اور فقہ میں کامل مہارت حاصل کی، شیخ القراء، امام المجودین اور فقیہ عصر کے القابات سے شہرت ہوئی، ہمہ وقت درس وتدریس میں مصروف رہتے تھے، حسن ظاہری اور باطنی دونوں سے مالامال تھے، آپ کا شمار مصر کے اکابر اولیامیں بھی ہوتا ہے، آپ مالدار تاجر بھی تھے، اپنامال طلبہ وفقراء پر دل کھول کر خرچ کرتے تھے، 15 شوال 1050ھ کو وصال فرمایا۔[43]

(11) شیخ القراء شحاذۃ الیمنی شافعی مصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریبا 910ھ میں ہوئی، آپ کا تعلق مصر کے صوبے قلیوبیہ کے علاقے کفر الیمن سے ہے، آپ حافظ وقاری قرآن، مفتی اسلام، مدرس جامعۃ الازہر تھے، آپ نے اپنے آپ کو علم قرات کی ترویج واشاعت کے لیے وقف کیا ہوا تھا، آپ خیر واحسان، تقویٰ وپرہیز گاری اور دین میں بہت بڑے مقام پر فائز تھے۔ ادائیگی حج کے بعد مدینہ شریف حاضر ہوئے اور وہیں محرم 978ھ یا 987ھ میں وصال فرمایا، جنۃ البقیع میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہُ عنہ کے مزار کے قریب تدفین ہوئی۔

(12) شیخ الاسلام، ناصر الملت والدین حضرت امام ابو نصر محمد بن سالم طبلاوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت مرکز تلا (صوبہ منوفیہ، مصر) میں 866 ھ میں ہوئی اور 10 جمادی الاخریٰ 966ھ کو آپ کا وصال ہوا، آپ بہت زیادہ عبادت کرتے، درس وتدریس میں مصروف رہتے اوراپنے وقت کو فضول ضائع نہ ہونے دیتے، عالم رویہ میں انہیں کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی، آپ علوم اسلامیہ میں کامل مہارت رکھتے تھے، علما، طلبہ اور عوام کے مرجع تھے، آپ حسن اخلاق کے مالک،

عاجزی وانکساری کے پیکر اور صفات الاولیا سے متصف تھے، بلاشبہ کثیر علمانے آپ سے استفادہ کیا، بدایۃ القاری فی ختم البخاری[44] اور مرشدۃ المشتغلین فی احکام النون السا کنۃ والتنوین[45] آپ کی تصانیف ہیں۔[46]

(13) شیخ الاسلام حضرت امام زین الدین ابو یحییٰ زکریابن محمد انصاری الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 826ھ کو سُنیکہ (صوبہ شرقیہ) مصر میں ہوئی، جامعۃ الازہر سے علوم اسلامیہ حاصل کئے، قاہرہ میں مقیم ہوگئے، آپ شافعی فقیہ، محدث وقت، حافظ الحدیث، صوفی باصفا، قاضی القضاہ، بہترین قاری، مصنف کتب کثیرہ، لغوی ومتکلم، مؤرخ و مدرس، مفتی اسلام اورنویں صدی ہجری کے مجدد ہیں، آپ نے 4ذوالحجہ 925ھ کو قاہرہ مصر میں وفات پائی۔ قاہرہ میں امام شافعی کے مزار کے قریب قرافہ صغریٰ میں تدفین ہوئی، آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ الدقائق المحکمۃ فی شرح المقدمۃ[47]، تحفۃ الباری علی صحیح البخاری[48] اوراَسنی المطالب[49] آپ کی مشہور کتب ہیں۔[50]

(14) برہان الملت والدین حضرت امام احمد بن ابو بکر قلقیلی الشہاب السکندری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نابلس اور رملہ کے درمیانی مقام قلقیلیاکے رہنے والے تھے، آپ کافی عرصہ سکندریہ، قاہرہ اور شام میں مقیم رہے، آپ کی پیدائش 10رمضان 757ھ میں ہوئی، آپ نے اپنے وقت کے بہترین قراء سے علم قرأت حاصل کیا، مدت دراز جامعۃ الازہر قاہرہ میں خدمت قرآن و قرات میں گزاری، کثیر علماو قراء نے استفادہ کیا، آپ کے القابات شیخ الامام، حبر الہمام، شہاب الدین، قدوۃ الائمۃ القراء اورحامل لواء الاِقراء سے آپ کے مقام ومرتبے کا اندازہ لگایاجاسکتاہے۔ آپ کا وصال

17 ذوالحجہ 857ھ کو ہوا۔[51]

۞ امام القراء، حافظ الحدیث حضرت امام زین الدین ابو نعیم رضوان بن محمد بن یوسف عقبی شافعی کی ولادت 769ھ کو مِنیہ عُقبہ (Mit Okba، صوبہ جیزہ، مصر) میں ہوئی، آپ وہاں سے قاہرہ آگئے، دیگر علما کے ساتھ ساتھ حافظ الحدیث علامہ ابن حجر[52] رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردگی اختیار کی، اس کے بعد مکہ شریف میں تین مرتبہ حج کرنے حاضر ہوئے اور یہاں کے علما سے استفادہ کیا، آپ شفقت و عاجزی و شائستگی سے مالامال، مخلوق کو خوش کرنے والے، خوش مزاج و باوقار اور ظاہری و باطنی درستی سے متصف تھے۔ آپ کا وصال 3 رجب 852ھ کو قاہرہ میں ہوا۔[53]

(15) امام القراء والمحدثین، شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن علی بن یوسف جزری 25 رمضان 751ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے، آپ نے دمشق، مکہ شریف اور قاہرہ میں علوم اسلامیہ کی تحصیل کی، دیگر علوم کے ساتھ قرأت سبعہ میں مہارت حاصل کی، 793ھ میں دمشق کے قاضی مقرر ہوئے، انہی دنوں میں آپ نے دارالقرآن دمشق کی بنیاد رکھی، 798ھ کے بعد آپ ہرات، خراسان، اصفہان کے شہروں میں درس و تدریس میں مصروف ہوگئے، وفات 5 ربیع الاول 833ھ کو شیراز میں ہوئی اور اپنے تعمیر کردہ مدرسہ میں دفن کئے گئے، آپ علم تجوید کے امام، جلیل القدر عالم دین، مفتی اسلام، تقویٰ وورع سے متصف، مصنف کتب کثیرہ اور مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی علم قرأت، علم حدیث، فقہ اور تاریخ اسلام پر کثیر تصانیف ہیں، جن میں حصن و حصین[54] اور کتاب النشر[55] آپ کی پہچان ہیں، اعلام پر آپ کی کتاب غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء[56] اپنی مثال آپ ہے۔[57]

(16) قاضی المسلمین حضرت امام شرف الدین ابو العباس احمد بن حسین بن سلیمان بن فزارہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 691ھ میں ہوئی اور آپ نے 19 صفر 776ھ میں وصال فرمایا، آپ اپنے والد کے جلیل القدر شاگرد تھے، طویل عرصہ دمشق کے قاضی رہے، آپ دن رات کا اکثر حصہ تدریس، قضا، افتا، عبادت اور تلاوت قرآن میں صرف فرمایا کرتے تھے۔[58]

(17) شیخ القراء حضرت امام شہاب الدین ابو عبد اللہ حسین بن سلیمان بن فزارہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ دمشق کے علاقے کَفَریہ کے رہنے والے تھے، آپ کی ولادت تقریباً 637ھ کو ہوئی اور 13 جمادی الاولی 719ھ دمشق میں وصال فرمایا، جبل قاسیون دمشق میں دفن کئے گئے، آپ امام الوقت، قاضی شہر، مفتی اسلام، بہترین قاری اور مرجع خاص وعام تھے۔ اپنی تمام زندگی، تدریس، افتا اور قضا میں گزاری۔[59]

(18) امام علم الدین ابو محمد قاسم بن احمد بن موفق ورقی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 575ھ یا 561ھ کو مرسیہ اندلس میں میں ہوئی اور 7 رجب 661ھ میں وفات پائی، آپ علم نحو، قرات، فقہ اور علم کلام میں ماہر تھے مگر علم قرأت میں درجہ امامت پر فائز تھے، آپ نے اندلس کے علاوہ مصر، دمشق اور حلب میں اپنی خدمات پیش کیں، مشہور تصانیف میں المحصل فی شرح المفصل[60] اور المفید فی شرح القصید[61] ہیں۔[62]

(19) شیخ القراء اندلس حضرت امام ابو جعفر احمد بن علی بن یحیی بن عون اللہ الحصّار اسپین کے تاریخ شہر دانیہ (Denia) کے رہنے والے تھے، آپ کی ولادت تقریباً 530ھ میں ہوئی، جید علما سے علوم اسلامیہ حاصل کئے، اپنے شہر میں علم قرات

اور دیگر علوم اسلامیہ کی تدریس میں مشغول ہوگئے، کچھ عرصے کے بعد بلنسیہ (Valencia) شہر میں منتقل ہوگئے اور تدریس کرنے لگے، کثیر علمانے آپ سے استفاد کیا، آپ باعمل عالم دین، بہترین قاری اور تقویٰ وورع کے پیکر تھے، آپ کا وصال 3 صفر 609ھ میں ہوا۔[63]

۞ شیخ القراء حضرت ابوعبداللہ محمد بن سعید مرادی مرسی کا تعلق یورپین ملک اسپین (Spain) کے شہر مرسیہ (Murcia) سے ہے، آپ کی ولادت 542ھ اوروفات جمعہ کی رات 21 رمضان 606ھ کو مرسیہ میں ہوئی، آپ بہترین قاری، روای حدیث، کثیر الفیض، استاذالقراء اور جید عالم دین تھے۔[64]

۞ امام الائمہ حضرت ابوعبداللہ محمد بن ایوب بن نوح غافقی بلنسی مالکی یورپین ملک اسپین (**Spain**) کے شہر بلنسیہ (Valencia) کے رہنے والے تھے، آپ کی پیدائش 530ھ اوروصال 6 شوال 608ھ کو ہوا، آپ علوم وفنون میں ماہر مالکی عالم دین، بہترین قاری، مفتی اسلام، مفسر قرآن، ادب عربی کے ماہر، جامع مسجد بلنسیہ کے خطیب، جودوسخاکے پیکر، اخلاق حسنہ کے مالک اوراندلس کے نابغہ عصر تھے۔[65]

(20) شیخ الامام حضرت ابوالحسن علی بن محمد بن ہذیل بلنسی اسپین (یورپ) کے شہر بلنسیہ (Valencia) کے رہنے والے تھے، آپ کی ولادت 471ھ میں ہوئی اور 7رجب 564ھ کو وصال فرمایا، آپ محدث وفاضل، عالم وصوفی، عابدوزاہد اور تقویٰ وورع کے جامع تھے، اپنی بہترین قرات، عالی سند قرات اور فن قرات میں انہاک کی وجہ سے درجہ امامت پر فائز تھے، آپ زاہد زمانہ تھے، دن رات طلبہ میں رہنے کو پسند کرتے، کثیر صدقہ دیتے، دن کو روزہ اور رات کو قیام فرماتے۔ جب آپ کی وفات

ہوئی تو جنازے میں لوگوں کا اژدھام تھا، سلطان وقت بھی نمازجنازہ میں شریک ہوا۔[66]

(21) شیخ القراء حضرت علامہ امام ابوداوٗد سلیمان بن ابو قاسم نجاح اموی کے والد اندلس کے حاکم مؤیدباللہ ہشام ثانی بن حکم[67] کے غلام تھے، آپ کی پیدائش 413ھ کو قرطبہ میں ہوئی پھر آپ دانیہ اور بلنسیہ منتقل ہوگئے، یہاں کے جید علما سے علم حاصل کرکے آپ اپنے وقت کے شیخ وامام القراءاور مفسر قرآن بن گئے، نیکی، دین، علم اور بزرگی میں آپ کا مرتبہ بہت بلند تھا، آپ کا وصال 16 رمضان 496ھ میں ہوا۔ آپ کی کتابوں میں مختصر التبیین لھجاء التنزیل[68]مشہور ہے۔[69]

(22) شیخ الشیوخ حضرت امام حافظ ابن صیرفی ابو عمرو عثمان بن سعید اموی دانی مالکی کی پیدائش 371ھ کو قرطبہ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کرکے قَیرَوان تشریف لائے اور چار ماہ تک یہاں علم حاصل کیا پھر مصر اور مکہ آئے اور یہاں کے علما سے استفادہ کیا، آپ نے مصر، قیروان (تیونس) اور پھر دانیہ (اندلس) میں درس وتدریس کی خدمات سرانجام دیں، آپ عالم اندلس، امام الوقت، حافظ الحدیث، مفسّر و ادیب، واعظ وخطیب اور مستجاب الدعوت بزرگ تھے، مگر آپ کی شہرت علوم قرآنیہ بالخصوص فن قراءت میں مہارت وتدریس کی وجہ سے ہے، آپ کی 22 تصانیف میں التیسیر فی القراءات السبع[70] اور جامع البیان فی القرآت السبع[71] مشہور ہیں۔ آپ کا وصال دانیہ میں 15 شوال 444ھ کو ہوا، نمازجنازہ میں سلطان الوقت سمیت کثیر لوگوں نے شرکت کی۔[72]

(23) شیخ القراء ابوالحسن طاہر بن عبدالمنعم بن عبداللہ بن غلبون حلبی کا تعلق حلب

شام سے ہے، ابتدائی تعلیم والد گرامی علامہ امام عبدالمنعم حلبی سے حاصل کی، پھر عراق آکر علمائے بصرہ سے تلمذ حاصل کیا، بعد تحصیل علم والد صاحب کی علمی مسند کے جانشین بنے، پھر مصر تشریف لے گئے، بڑے بڑے علمانے آپ سے استفادہ کیا، آپ کا وصال 10 شوال 399 ھ کو مصر میں ہوا۔ فن قرأت کی مستند کتاب التذکرۃ فِی القرات الثمان[73] آپ کی تصنیف کردہ ہے۔[74]

(24) شیخ القراء حضرت ابوالحسن علی بن محمد بن صالح ہاشمی بصری جوخانی رحمۃ اللہ علیہ بصرہ کے جلیل القدر مشہور علماء سے تھے، آپ بہترین قاری، ثقہ راوی، صاحب معرفت تھے، آپ کا وصال 368ھ میں ہوا۔[75]

(25) شیخ القراء حضرت شیخ ابوعباس احمد بن سہل بن فیزران اشانی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ عالم دین، عادل روای اور نیکی و پرہیز گاری میں مشہور تھے، آپ نے علوم اسلامیہ میں مہارت حاصل کی اور پھر زندگی بھر اس کی تدریس میں مصروف رہے، آپ کا شمار بغداد کے مشہور ائمہ قرأت میں ہوتا ہے، آپ کی وفات 14 محرم 307ھ کو ہوئی۔[76]

(26) امام القراء حضرت شیخ ابو محمد عبید اللہ بن صباح نہشلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ عرب کے قبیلے بنو نہشل سے تعلق رکھتے تھے، آپ کوفہ کے رہنے والے تھے پھر بغداد میں مقیم ہوگئے، آپ کا شمار امام حفص بن سلیمان اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگردوں میں ہوتا ہے، آپ کا وصال 219ھ یا 235ھ میں ہوا، آپ نے بڑی احتیاط اور توجہ کے ساتھ علم قرأت حاصل کیا اور اس فن کے ائمہ میں شمار ہونے لگے، آپ بہت متقی، پرہیز گار اور صالح تھے۔[77]

(27)حضرت امام حفص بن سلیمان اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 90ھ کو بغداد میں ہوئی، آپ امام عاصم کے ربیب (سوتیلے) بیٹے تھے، انہیں سے علوم و فنون حاصل کئے اور پھر کوفہ میں ان کے جانشین ہو کر شیخ القراء کے منصب پر فائز ہوئے، بغداد اور مکہ شریف میں علم قرأت کا درس دیا، تعلیم و تلاوت قرآن میں مستغرق رہا کرتے تھے، پیشے کے اعتبار سے آپ کپڑے کے تاجر تھے، آپ کا وصال 180ھ میں ہوا، آپ قرأت امام عاصم میں زیادہ ماہر اور بڑے قاری تھے، قرأت متواترہ میں قرأت امام عاصم بروایت حفص سب سے زیادہ مشہور اور پڑھی جاتی ہے۔[78]

(28)حضرت امام ابو بکر عاصم بن ابونجود عبد اللہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کوفہ میں ہوئی، صحابی رسول حضرت حارث بن حسان بکری ذہلی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی سعادت پا کر تابعی ہونے کا شرف پایا، اسلامی علوم بالخصوص علم قرأت میں مہارت حاصل کی اور رئیس القراء کے منصب پر فائز ہوئے، امام اعظم ابو حنیفہ سمیت کئی فقہا و محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے آپ سے استفادہ کیا، قرأت امام عاصم سات قرأت متواترہ میں سے ایک ہے، آپ خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کرتے، کثیر وقت مسجد میں گزراتے، کثیر نوافل ادا کرتے، جمعہ کی نماز پڑھ کر نماز عصر تک مسجد میں رہتے تھے۔ آپ کا وصال 127 یا 128ھ کو کوفہ یا سماوہ (شام) میں ہوا۔[79]

(29)تابعی جلیل حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن حبیب سُلمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں پیدا ہوئے، آپ کے والد گرامی حضرت ابو عبد اللہ حبیب بن ربیعہ ثقفی رضی اللہ عنہ صحابی رسول تھے، آپ نے جید صحابہ کرام کی صحبت اختیار کی، آپ نابینا مگر حافظ القرآن، بہترین قاری، ثقہ

محدث، امام القرأت اور مدرس وامام جامع مسجد کوفہ تھے، یہیں آپ نے مسلسل چالیس سال فی سبیل اللہ تدریس کی، بارش میں بھی مسجد تشریف لے آتے تھے، مرض الموت میں کسی نے عیادت کی تو فرمایا مجھے اپنے رب سے کرم کی امید ہے میں نے محض اللہ پاک کی رضا کے لیے اپنی زندگی میں آنے والے اسی رمضان المبارک کے روزے رکھے ہیں، آپ نے 74ھ کو کوفہ میں وصال فرمایا۔[80]

۞ حضرت اَبو مریم زرِبن حبیش الاَسدي کوفی واقعہ عام الفیل کے بعد پیدا ہوئے، جلیل القدر صحابہ کرام کی صحبت پائی، آپ عظیم المرتبت تابعی، محدث، قاری قرآن اور ادب عربی پر گہری نظر تھی، آپ کبار تابعین میں سے تھے اور آپ کی توثیق وجلالت پر سب کا اتفاق ہے، آپ ثقہ راوی اور کثیر الحدیث ہیں۔ آپ کوفہ میں مستقل رہائش پذیر ہوگئے تھے، واقعۂ دیر جماجم[81] سے پہلے 122 سال کی طویل عمر میں 81 یا 82ھ میں وفات پائی۔[82]

(30) ذُو النُّورَین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ عامُ الفِیل کے چھ سال بعد مکّۂ مکرّمہ میں پیدا ہوئے، اعلان نبوت کے کچھ ہی عرصے کے بعد اسلام قبول کرکے السابقون الاولون میں شامل ہوئے۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیوں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح آپ سے کیا، اسی وجہ سے آپ کو ذُوالنُّورین (2 نور والے) کہا جاتا ہے۔ آپ نے دومرتبہ حبشہ اور پھر مدینہ شریف ہجرت فرمائی۔ جاہلیت میں بھی نہ کبھی شراب پی، نہ بدکاری کے قریب گئے، نہ کبھی چوری کی، نہ گانا گایا اور نہ ہی کبھی جھوٹ بولا۔ اَدَب، سَخاوت، خیر خواہی، حیا، سادَگی، عاجزی، رَحْم دلی، دل جوئی، فکرِ آخرت، اتباعِ سنّت اور خوفِ خدا

آپ کی سیرتِ مبارکہ کے روشن پہلو ہیں۔ تلاوتِ قرآن کے عاشق ایسے کہ ایک رکعت میں ختمِ قرآن کر لیتے تھے۔ خود فرمایا کرتے تھے: اگر تمہارے دل پاک ہوں تو کلامِ الٰہی سے کبھی بھی سیر نہ ہوں۔ آپ یکُم محرّم 24 ہجری کو مَسندِ خلافت پر فائز ہوئے اور تقریباً بارہ سال اس عظیم منصب کے فرائض بخوبی نبھاتے رہے اور حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کا سب سے بڑا کارنامہ جمعِ قرآن اور تحفّظِ قرآن ہے۔ پوری اُمَّت کو قرآنِ مجید کے ایک نسخے پر جمع فرما کر اُمّتِ مُسلِمہ پر احسانِ عظیم کیا اور جامعُ القرآن ہونے کا اِعزاز پایا۔ آپ کو بحالتِ روزہ بروز جمعہ عصر کی نماز کے بعد 18 ذوالحجہ سِن 35 ہجری کو شہید کر دیا گیا، آپ کا مزارِ مبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔(83)

۞ امیرُ المؤمنین مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکَرِیم عامُ الفیل کے تیس برس بعد پیدا ہوئے۔ آپ 5 سال کی عمر تک والدین کی پرورش میں رہے پھر کاشانۂ نبوت کی کَفالت میں رہ کر ظاہر و باطن کو سنوارتے رہے، اسلام کی نورانی کرنیں طلوع ہوتے ہی دس برس کی عمر میں آپ کا دل نورِ ایمان سے جگمگا اُٹھا۔ کردار و عمل کی پختگی، وفا شعاری، رحم دلی، بُردباری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے اوصاف آپ میں یکجا دکھائی دیتے ہیں۔ سخاوت و شجاعت، عبادت و ریاضت، دانائی و حکمت اور زہد و قناعت آپ کے امتیازی اوصاف ہیں۔ منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد بھی نہایت سادہ اور عام زندگی گزارتے رہے، حکومت اور دولت آپ کی نظر میں کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی۔ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجتے ہوئے اپنا دستِ کرم آپ کے سینے پر مارا اور دعاؤں سے نوازا۔ اس کے بعد تادمِ حیات آپ کو

فریقین کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ خلفائے ثلاثہ کے دورِ خلافت میں جنگ، قضا، اُمورِ سلطنت، شرعی احکام اور اسلامی سزاؤں کے نِفاذ جیسے ہر میدان میں آپ نے ان حضرات قدسیہ کی اپنے دُرُست مشوروں اور بہترین رائے کے ذریعے مدد کی۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر مدینے میں نائبِ رسول کی حیثیت سے ٹھہرے، اس کے علاوہ ہر غزوہ میں آپ نے سینہ سِپَر ہو کر بہادری اور شجاعت کے وہ کارنامے دکھائے کہ اپنا ہو یا پرایا ہر ایک داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ آپ اور حضرت سیّدتُنا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نکاح 2 ہجری ماہِ صفر، رجب یا رمضان میں ہوا اور امام حسن [84] اور امام حسین [85] رضی اللہ عنہما آپ ہی کے صاحبزادے ہیں، آپ سے مروی احادیث کی تعداد 586 ہے۔ آپ 4 برس 9 ماہ چند دن منصبِ خلافت پر رونق افروز رہے۔ سن 40 ہجری میں 17 یا 19 رمضان کو فجر کی نماز کے لئے جاتے ہوئے آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ زخموں کی تاب نہ لاکر 21 رمضانُ المبارک اتوار کی رات اپنی زندگی کے 63 سال گزار کر جامِ شہادت نوش فرماگئے، مزار مبارک نجفِ اشرف (عراق) میں ہے۔ [86]

۞ سید القراء والمسلمین حضرت سیدنا ابو طفیل ابی بن کعب انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اسلام لائے، غزوہ بدر سمیت سارے غزوات میں شریک ہوئے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر مکمل اعتماد تھا اسی لیے عامل زکوۃ اور کاتب وحی مقرر فرمایا، خلافت صدیقی میں اُن صحابہ کرام کے سربراہ تھے جن کے ذمے قرآن مجید کی ترتیب و تدوین کا کام سونپا گیا، خلافت فاروقی میں درس و تدریس میں مصروف رہا کرتے، امیر المؤمنین مختلف امور میں آپ سے مشورہ فرماتے، اسی دور میں

مسجد نبوی کے امام تراویح مقرر ہوئے، دورِ عثمانی میں مسلمانوں کو ایک قرائت پر جمع کرنے کے لیے صحابہ کی جو مجلس بنائی گئی اس کے نگران بھی آپ مقرر ہوئے، آپ اگرچہ مختلف علوم کے جامع تھے لیکن وہ خاص فنون جن میں آپ کو امامت اوراجتہاد کا منصب حاصل تھا، وہ قرآن، تفسیر، شان نزول، ناسخ ومنسوخ اور حدیث وفقہ تھے، حضرت ابی کا خاص فن قرائت ہے اس فن میں ان کو اتنا کمال تھا کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی تعریف فرمائی اورانہیں صحابہ میں سب سے بڑا قاری ارشاد فرمایا، آپ نے ایک قول کے مطابق 30ھ میں وصال فرمایا، بعد جنازہ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ (87)

۞ امام الکبیر حضرت سیدنا ابوخارجہ زید بن ثابت نجاری انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں پیدا ہوئے، بچپن میں ہی اسلام قبول کیا، غزوۂ خندق اوراس کے بعد کے غزوات میں شرکت کی، آپ کاتب وحی، حافظ قرآن اور کئی مرتبہ والی مدینہ بنائے گئے، خلافت صدیقی میں جمع قرآن کرنے والے صحابہ کرام میں شامل تھے، خلافت فاروقی میں قاضی مدینہ بنائے گئے جبکہ خلافت عثمانی میں بیت المال کے نگران مقرر ہوئے، علم قرائت، علم المیراث، علم قضا اور فتویٰ میں نہایت ممتاز تھے، حضرت زید رضی اللہُ عنہ لکھنا جانتے تھے اور اپنے زمانہ کے مشہور خطاط تھے۔ آپ نے ایک قول کے مطابق 45ھ میں وصال فرمایا۔ (88)

۞ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی پیدائش مکہ شریف میں ہوئی، آپ کا وصال 32ھ کو مدینہ شریف میں ہوا، امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی، تدفین جنۃ البقیع میں جلیل القدر صحابی حضرت عثمان بن مظعون (89)

رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ہوئی،اسلام لانے میں آپ چھٹے خوش نصیب ہیں یوں آپ کا شمارالسابقون الاولون میں ہوتا ہے،تمام غزوات میں شریک ہوئے،آپ نے دومرتبہ حبشہ اور پھرمدینہ شریف ہجرت فرمائی، مؤاخات مدینہ میں آپ حضرت معاذبن جبل رضی اللہ عنہ (90) کے بھائی بنائے گئے،20ھ میں کوفہ کے قاضی مقرر کیے گئے،عہدہ قضاء کے علاوہ خزانہ کی افسری، مسلمانوں کی مذہبی تعلیم اوروالی کوفہ کی وزارت کے فرائض بھی ان کے متعلق تھے، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے، مسواک اٹھاکر رکھنا، جوتا پہنانا، سفر کے موقع پر کجاوہ کسنا اورعصالیکر آگے چلنا آپ کی مخصوص خدمت تھی،آپ شوقِ علم سے مالامال،عالم قرآن وحدیث،اسباب نزولِ قرآن وتفسیرکے کامل واقف،فن قرأت میں زبردست مہارت رکھنے والے، روایت حدیث میں وسیع معلومات اورحددرجہ احتیاط کادامن پکڑنے والے،تقریباً848احادیث کے راوی،فقہ حنفی کے مؤسس وبانی، درجہ اجتہادپرفائز،بہترین مدرس،پُر اَثَرْ وَاعِظ ومقرر،حسن اخلاق کے مالک اورمرجع خاص وعام تھے،آپ قبیلہ بنو ہذیل سے تعلق رکھتے تھے اورآپ کی کنیت ابوعبدالرحمن ہے۔(91)

❁ ہمارے پیارے آقاحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت 12ربیع الاول مطابق 20اپریل 571ء کو وادی بطحامکہ شریف کے معززترین قبیلے قریش میں ہوئی اور12ربیع الاول 11ھ مطابق 12 جون 632ء کو مدینہ منورہ میں وصال ظاہری فرمایا۔ آپ وجہٗ تخلیق کائنات، محبوب خدا،امام المرسلین،خاتم النبیین اورکائنات کی مؤثرترین شخصیت کے مالک تھے،آپ نے 40 سال کی عمرمیں اعلان نبوت فرمایا،

13 سال مکہ شریف اور 10 سال مدینہ شریف میں دین اسلام کی دعوت دی، اللہ پاک نے آپ پر عظیم کتاب قرآن کریم نازل فرمائی۔ اللہ پاک کے آپ پر بے شمار دُرُود اور سلام ہوں۔[92]

دوسری سند قرآن:

خاکسار کاتب الحروف غفر اللہ لہ (امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ) کی دوسری سند قرآن مجید کی یہ ہے کہ میں نے بعض قرآن مجید اپنے شیخ طریقت واقف رموز شریعت عمدۃ الفضلا سید الکملا حضرت مولانا فضل رحمن صاحب نقشبندی گنج مراد آبادی قدس سرہٗ سے سنا۔ انہوں نے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز علیہ رحمۃ صاحبِ تفسیرِ عزیزی و تحفہ اثنا عشری سے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ سے۔ انہوں نے بروایت حفص حاجی صالح ثقہ محمد فاضل سندھی سے 1154ھ میں، انہوں نے شیخ القراء عبد الخالق مرحوم سے دہلی میں، انہوں نے شیخ محمد بقری سے[93]۔ انہوں نے شیخ عبد الرحمن یمنی سے۔ باقی سند، سندِ مولانا اولاد رسول مارہروی سلمہٗ میں گزر چکی۔[94]

دوسری سند قرآن کے رواۃ کا مختصر تعارف:

امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سند قرآن 27 واسطوں سے رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مل جاتی ہے، اس سند قرآن کے قراء کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

۞ عارفِ کامل حضرت مولانا فضلِ رحمٰن صدیقی گنج مرادآبادی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ

علیہ کی ولادت 1208ھ مطابق 1794ء کو سندیلہ (ضلع ہردوئی، یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال 22 ربیعُ الاوّل 1313ھ مطابق 12 ستمبر 1895ء کو فرمایا۔ مزار مبارک گنج مراد آباد (ضلع اناؤ، یوپی ہند) میں ہے۔ آپ عالمِ با عمل، استاذ و شیخ العلما والمشائخ اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ آپ کی اسانید کا عربی مجموعہ اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن ہے،[95] جَدِّ اعلیٰ حضرت مولانا رضا علی خان[96] علیہ رحمۃ الرحمٰن آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔[97]

۞ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اوران سے آگے تمام قراء کا تعارف پہلی سند قرآن میں ہو چکا ہے۔

تیسری سند قرآن:

امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ صاحب نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان سے سند قرآن حاصل کی، انھوں نے اپنے مرشد گرامی حضرت شاہ آل رسول احمدی مارہروی سے اورانہوں نے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سے۔[98] باقی سند، (پہلی) سند مولانا اولادرسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ میں گزر چکی۔

تیسری سند قرآن کے رواۃ کا مختصر تعارف:

امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سند قرآن 28 واسطوں سے رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مل جاتی ہے، اس سند قرآن کے قراء کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

۞ اعلیٰ حضرت، مجدِدِ دین وملّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 10 شوال

1272ھ مطابق 6 جون 1856ء کو بریلی شریف (یو۔پی) ہند میں ہوئی، یہیں 25 صفر 1340ھ، مطابق 28 اکتوبر 1921ء کو وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں مرجعِ خاص وعام ہے۔ آپ حافظِ قرآن، پچاس سے زیادہ جدید وقدیم علوم کے ماہر، فقیہ اسلام، مُحدّثِ وقت، مصلحِ امت، نعت گو شاعر، سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت، تقریباً ایک ہزار کتب کے مصنف، مرجع علمائے عرب وعجم، استاذالفقہاو محدثین، شیخ الاسلام والمسلمین، مجتہد فی المسائل اور چودھویں صدی کی مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، فتاویٰ رضویہ (33 جلدیں)، جدّ الممتار علی ردالمحتار (7 جلدیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور حدائقِ بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔[99]

❁ خاتمُ الاکابِر حضرت شاہ آلِ رسول مارَہروی رحمۃ اللہ علیہ اوران سے آگے تمام قراء کا تعارف پہلی سند قرآن میں ہوچکا ہے۔

چوتھی سند قرآن:

خاکسار (امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ) اور میرے دونوں بیٹوں (سید احمد ابوالبرکات[100] اور سید محمد احمد ابوالحسنات[101]) نے اور اکثر اہل ریاست الور قاری قادر علی صاحب مرحوم سے، انھوں نے بقرات سبعہ مکررہ متواترہ بقاعدہ جمع الجمع تمام قرآن مجید پڑھا قاری قادر بخش صاحب مرحوم سے، انھوں نے قاری محمد مرحوم کے ساتھ ملکر قاری عبدالمجید المعروف صوبۂ ہند سے مع قرات سبعہ پڑھا، قاری عبدالمجید المعروف صوبہ ہند سے اور قاری عبدالمجید نے حافظ غلام مصطفیٰ

اور انہوں نے مولوی محمد گجراتی سے اور انہوں نے حافظ عبدالغفور دہلوی سے اور انہوں نے شیخ عبدالخالق سے اورانہوں نے شیخ محمد بقری سے اورانہوں نے شیخ عبدالرحمن یمنی سے اور سند عبدالرحمن یمنی رحمۃ اللہ علیہ سنداول سید الاولاد رسول مارہروی مرحوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک گزر چکی۔ [102]

چوتھی سند قرآن کے رواۃ کا مختصر تعارف:

امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سند قرآن 30 واسطوں سے رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مل جاتی ہے، اس سند قرآن کے قراء کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

(1) قاری قادر علی رٹولوی الوری استاذالقراء قاری قادر علی رٹولوی ثم الوری قصبہ رٹول (Rataul) ضلع باگپت، اترپردیش ہند) کے باشندے تھے، یہ قراءتِ سعبہ مکررہ متواترہ بقاعدہ جمع الجمع کے بہترین قاری تھے، قاری قادر علی الوری صاحب سے بے شمار علمانے استفادہ کیا۔ [103]

(2) فخر ہند قاری قادر بخش انصاری پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ پانی پت کے انصاری خاندان میں پیداہوئے، اولاً قاری مصلح الدین عباسی پانی پتی [104] اور پھر صوبۂ ہند قاری عبدالمجید دہلوی سے فن قرائت حاصل کیا، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی [105] سے دیگر علوم اسلامیہ حاصل کرکے فارغ التحصیل ہوئے اوران سے ہی بیعت کا شرف پایا، یہ لال قلعہ [106] کے حفاظ میں سے تھے، لال قلعہ میں مغل شہزادوں کو پڑھاتے رہے، آپ نے علم قرأت میں ایک مختصر رسالہ التجوید تحریر فرمایا۔ اندازاً

آپ کی پیدائش 1190ھ کو اور وفات 1260ھ کو ہوئی۔[107]

❁ قاری شاہ محمد انصاری پانی پتی، فخر ہند قاری قادر بخش انصاری پانی پتی کے منجھلے بھائی اور علامہ قاری عبد الرحمن محدث پانی پتی[108] کے والد گرامی ہیں، علم قرائت صوبۂ ہند شاہ حاجی قاری عبد المجید دہلوی اور دیگر علوم حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سے حاصل کئے، انہیں کی بیعت کا شرف پایا، مسائل وعقائد پر ایک رسالہ لکھا جس کا نام **"اتالیق الصبیاں"** ہے، آپ کی پیدائش 1199ھ پانی پت میں اور وفات دہلی میں 1240ھ کو ہوئی، باغ شیر افگن خان دہلی میں دفن کیا گیا۔[109]

(3) صوبۂ ہند قاری عبد المجید دہلوی کی ولادت تقریباً 1140ھ کو دہلی میں ہوئی اور یہیں تقریباً 1210ھ کو وصال فرمایا، فن قرأت میں آپ کی خدمات فراموش نہیں کی جاسکتیں۔[110]

(4) شیخ القراء قاری غلام مصطفی دہلوی بن شیخ محمد اکبر تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ قاری عبد المجید دہلوی کے قابل شاگرد تھے، ان کی ولادت تقریبا 1100ھ کو دہلی میں ہوئی اور یہیں تقریبا 1160ھ میں فوت ہوئے۔[111]

(5) شیخ القراء قاری مولانا حافظ غلام محمد گجراتی ثم دہلوی، ان کے بارے میں معلومات نہ مل سکیں۔

(6) شیخ القراء حضرت حافظ عبد الغفور دہلوی کی پیدائش تقریباً 1040ھ کو دہلی ہند میں ہوئی اور یہیں 1120ھ میں وفات پائی، آپ کی ذات سے شمالی ہند میں فن قرأت عام ہوا۔[112]

۞ شیخ القراء قاری عبدالخالق منوفی ازہری ثم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اوران سے آگے تمام قراء کا تعارف پہلی سند قرآن میں ہو چکا ہے۔

پانچویں سند قرآن:

مولانا عبد الغنی مرحوم بہاری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کچھ قرآن مجید ان سے سن کر اور کچھ سنا کر خاکسار (امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ) نے سند قرآن مجید حاصل کی اور انہوں نے سند قرآن مجید حاصل کی تھی مولانا قاری عبدالرحمن مرحوم پانی پتی سے اور مولانا عبدالرحمن مرحوم پانی پتی نے بروایت حفص سارا قرآن مجید من اولہ الیٰ آخرہ پڑھا اپنے والد ماجد مولانا قاری محمد پانی پتی سے اور انہوں نے ساتوں قرائت کے ساتھ تمام قرآن مجید پڑھا تھا قاری مصلح الدین پانی پتی سے اور انہوں نے شیخ القراء قاری عبید اللہ مدنی مرحوم سے۔ (113)

پانچویں سند قرآن کے رواۃ کا مختصر تعارف:

امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس سند قرآن کے قراء کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

(1) مولانا قاری عبدالغنی بہاری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ صاحب سے ملاقات 1326ھ مطابق 1909ء کو راجستھان کے شہر باندی کوہی (ضلع دوسا) میں ہوئی انھوں اپنے استاذ قاری عبدالرحمن پانی پتی اور تقریباً چالیس اکابر علمائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ سے ملنے والی اجازات امام المحدثین کو دیں اور وہ ثبت بھیجنے کا وعدہ فرماگئے جس میں تمام اکابر علمائے حرمین مکرمین کی سندیں

اصحابِ کتبِ احادیث تک تھیں، مگرافسوس کہ وہ اپنے مقام تک نہ پہنچ سکے اوراثنائے راہ ہی میں انتقال فرماگئے۔(114)

(2)علامہ قاری عبدالرحمن انصاری محدث پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1227ھ مطابق 1812ءاوروفات 5ربیع الآخر1314ھ مطابق 13 ستمبر1896ء کو پانی پت (ریاست ہریانہ،ہند)میں ہوئی، آپ عالم دین، تلمیذ و مرید و خلیفہ شاہ اسحاق دہلوی، استاذ القرءوالعلمااور مصنفِ کتب تھے۔(115)

(3)قاری محمد انصاری پانی پتی کا تذکرہ چوتھی سند قرآن کے قراء کے تعارف میں گزرچکا۔

(4) شیخ القراء قاری مصلح الدین عباسی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1145ھ کو ہوئی اور1225ھ یا 1219ھ کووصال فرمایا،ابتدئی اسلامی تعلیم، تجوید و قرائت کے بعدپانی پت ہندسے حجاز مقدس کا سفر کیااور مدینہ شریف میں قاری عبید اللہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے علم تجویداورسند قرآن و قرأت حاصل کی،واپس آکر اپنے وطن میں درس و تدریس میں مصروف ہوگئے، آپ شیخ القراء کے لقب سے ملقب ہوئے اور یہ آپ کی پہچان بن گئی۔(116)

❁ شیخ القراء قاری عبید اللہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اوران سے آگے کی سند معلوم نہ ہوسکی۔

حواشی،ماخذومراجع:

1...سورہ طہ، آیت:114

2... سنن ابن ماجہ، 1/146، حدیث،224

3... امیرُ المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 98ھ میں کوفہ (عراق) میں ہوئی اور شعبانُ المعظم 161ھ میں وصال فرمایا۔ مزار بنی کُلیب قبرستان بصرہ میں ہے۔ آپ عظیم فقیہ، محدث، زاہد، ولیِ کامل اور استاذِ محدثین و فقہا تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/279،229، طبقات ابن سعد، 6/350)

4... شرف اصحاب الحدیث للخطیب،42

5... امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مبارک مَروَزِی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت 118ھ کو مَرْو (تُرکمانستان) میں ہوئی اور وِصال 13 رمضان 181ھ کو فرمایا۔ مزار مبارک ہِیت (صوبہ انبار) مغربی عراق میں ہے، آپ تبع تابعی، شاگردِ امام اعظم، عالمِ کبیر، مُحَدِّثِ جلیل اور اکابر اولیائے کرام سے ہیں۔ "کتابُ الزُّہدِ وَ الرَّقائِق" آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ (طبقاتِ امام شعرانی، جز1، ص 84 تا86، محدثینِ عظام وحیات وخدمات، ص146 تا153)

6... الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب،393

7... صحیح مسلم،1/19

8... شیخ الاسلام، عمدۃُ المحدثین، شہابُ الدّین، حافظ احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت 773ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں 28 ذوالحجہ 852ھ کو وصال فرمایا۔ تدفین قَرافہ صُغریٰ میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، محدثِ جلیل، استاذُ المحدثین، شاعرِ عربی اور 150 سے زائد کُتُب کے مصنف ہیں۔ آپ کی تصنیف "فتح الباری شرح صحیح البخاری" کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ (بستان المحدثین، ص302، الروایات التفسیریہ فی فتح الباری، 1/39،65)

9... مرقاۃ المفاتیح، 1/448، تحت الحدیث:198، الاسناد من الدین، ص19،30

10... تفسیر میزان الادیان، 1/67

11... تفسیر میزان الادیان، 1/ 67

12... مزید تفصیلات اور حوالاجات کے لیے "باب 2: تعلیم وتربیت" کا مطالعہ کیجئے۔

13 ... تفسیر میزان الادیان میں یہاں شیخ احمد بقری لکھا ہے جبکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے فارسی ترجمہ قرآن "فتح الرحمن" میں آپ کی سند قرائت میں یہاں "الشیخ البقری" لکھا ہے، یہ سند جن دیگر کتب میں ہے وہاں شیخ بقری کا نام "شیخ محمد بقری" لکھا ہے، ان کا پورانام "شمس الملت والدین شیخ ابو الاکرام محمد بن قاسم بن اسماعیل بقری" ہے، اس لیے یہاں شیخ احمد کے بجائے شیخ محمد کر دیا ہے، مزید تفصیل آگے آئے گی۔

14 ... تفسیر میزان الادیان میں ان کا نام "سجادہ" لکھا ہے مگر درست "شحاذہ" ہے، اسے لیے یہاں درستی کر دی گئی۔

15... فتح الرحمن بترجمۃ القرآن میں موجود "سلسلہ اسانید شاہ ولی اللہ" اور تفسیر میزان الادیان میں علامہ قلقیلی کا لقب برہان لکھا ہے مگر آپ "الشہاب السکندری" سے معروف تھے۔ دیکھئے: الضوء اللامع لاہل القرن التاسع للسخاوی، 1/ 263۔

16... امام محمد بن محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ نے فن تجوید و قرأت میں مقبول عالم کتاب "النشر فی القرأت العشر" تحریر فرمائی، جس میں فن تجوید و قرأت کی ضرورت، اہمیت، حروف کے مخارج اور انکی صفات، علم وقوف وابتدا، ادغام کبیر وصغیر، ہمزات کے احکام و قواعد، فتح وامالہ کو بیان فرمایا، رسم الخط اور ختم قرآن جیسی ابحاث بھی اس کا حصہ ہیں، اس کتاب کی اہمیت کا اندازاس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ صدیوں سے تجوید و قرأت کے مدارس میں بطور نصاب رائج ہے۔

17 ... کتاب التیسیر فی القرأت السبع حضرت علامہ ابو عمر عثمان بن سعید دانی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی مقبول زمانہ تصنیف ہے، جسے مختلف مطابع نے اسے ایک جلد میں شائع کیا ہے، مطبعۃ الدولہ استنبول نے اسے 1930ء کو 266 صفحات میں شائع کیا ہے، جو انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

18... میزان الادیان میں یہاں ورتی لکھا تھا، جبکہ درست ورقی ہے چنانچہ یہاں تبدیلی کر دی ہے۔

19 ... میزان الادیان میں یہاں الحضارہ جبکہ فتح الرحمن بترجمۃ القرآن میں الخصار تحریر ہے جبکہ درست الحصار ہے اسے لیے یہاں درستی کر دی ہے۔

20 ... میزان الادیان میں یہاں ابو عمر وانی لکھا ہے جو کہ درست نہیں، درست ابو عَمرو دَانی ہے چنانچہ سند میں درستی کر دی ہے۔

21 ... میزان الادیان اور فتح الرحمن امام ابو الحسن طاہر کے والد کا نام غلبون لکھا ہے جبکہ غلبون آپ کے والد عبد المنعم بن عبد اللہ کے دادا ہیں۔ دیکھئے: غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، 1 / 301۔

22 ... میزان الادیان میں یہاں فقط عبید لکھا ہے جبکہ آپ کا مکمل نام عبید اللہ ہے چنانچہ سند میں درستی کر دی ہے۔

23... تفسیر میزان الادیان، 1 / 79، 80

24... امام المحدثین نے دارُ العُلوم حِزبُ الاَحناف لاہور کو 1924ء میں مسجد وزیر خاں اندرون دہلی گیٹ میں شروع فرمایا، پھر یہ جامع مسجد حنفیہ محمدی محلہ اندرون دہلی گیٹ منتقل کر دیا گیا، جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے آپ کے صاحبزادے مفتی اعظم پاکستان مفتی شاہ ابو البرکات سید احمد رضوی صاحب اس کی وسیع و عریض عمارت بیرون بھاٹی گیٹ گنج بخش روڈ پر بنائی، جو اب بھی قائم ہے۔

25 ... فتاویٰ دیداریہ کے مرتب مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، اس میں 344 فتاویٰ ہیں، 87 فتاویٰ کے علاوہ تمام فتاویٰ مفتی سید دیدار علی شاہ صاحب کے تحریر کردہ ہیں، اسے مکتبۃ العصر کریالہ جی ٹی روڈ گجرات پاکستان نے 2005ء کو بہت خوبصورت کاغذ پر شائع کیا ہے، اس کے کل صفحات 864 ہیں۔

26... فتاویٰ دیداریہ، ص2، ہفتہ وار اخبار الفقیہ، 21 تا 28 اکتوبر 1935ء، ص23

27... تاریخ خاندان برکات، اردو میں لکھی گئی کتاب ہے اس میں علامہ سید شاہ اولادِ رسول میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خاندان کے بزرگوں کے مختصر حالات لکھے ہیں، برکاتی پبلشرز کراچی نے اسے 1987ء میں 163 صفحات پر شائع کیا ہے۔

28... تاریخ خاندانِ برکات، ص، 65تا69

29... تاریخ خاندان برکات، 57، 64

30... سِراجُ العَارِفین مولانا سیّد ابوالحُسین احمد نُوری صاحب نے 1309ھ کو سراج العوارف فی الوصیا والمعارف کو فارسی میں تحریر فرمایا، اس کا موضوع تصوف ہے، اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر پیر سید محمد امین میاں برکاتی صاحب نے کیا جسے برکاتی پبلشرز کراچی نے 1987ء میں 202 صفحات پر شائع کیا ہے۔

31... تذکرۂ نوری، ص146، 275، 218

32... تذکرۂ نوری، ص146، 275، 218۔

33 ... آپ کی یہ چاروں تصانیف تفسیرِ عزیزی، بُستانُ المُحدّثین، تحفۂ اِثنا عشریہ اور عاجلہ نافعہ فارسی میں ہیں، تحفہ اثنا عشریہ کو بہت شہرت حاصل ہوئی، اس کا موضوع رد رفض ہے، تفسیر عزیزی کا نام تفسیر فتح العزیز ہے، جو چار جلدوں پر مشتمل ہے، بستان المحدثین میں محدثین کے مختصر حالات دیئے گئے ہیں جبکہ آپ کا رسالہ عاجلہ نافعہ فن حدیث پر ہے جس میں آپ نے اپنی اسناد و اجازات کو بھی ذکر فرمایا ہے، اسکے 26 صفحات ہیں۔

34... الاعلام للزرکلی، 4/14۔ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 11/634

35... ان چار کتب فتح الرحمن فی ترجمہ القرآن، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، مؤطا امام ملک کی دو شروحات المصفیٰ، المسوّیٰ، کا موضوع نام سے واضح ہے، آپ نے اپنی تصنیف حجۃ اللہ البالغہ میں احکام اسلام کی حکمتوں اور مصلحتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، اس میں شخصی اور اجتماعی مسائل کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے، کتاب ازالۃ الخفاء رد رفض پر ہے، آپ کے رسالے الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ عقائد و معمولاتِ اہل سنت پر کاربند تھے، آپ کی آخری دونوں تصانیف آپ کی اسناد و اجازات اور آپ کے مشائخ کے تذکرے پر مشتمل ہیں۔

36... الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، ص7 تا 11، تواریخ آئینہ تصوف، 217، تذکرہ علمائے ہند، 458

37... فتح الرحمان الرحمن فی ترجمۃ القرآن فارسی، ص، 611، مطبوعہ ایران، نزہۃ الخواطر، 352/6

38... جامعۃ الازہر قاہرہ مصر عالم اسلام کے قدیم جامعات سے ہے، اس کی شہرت چار دانگ عالم میں ہے ،اس کا آغاز 361ھ مطابق 972ء میں ہوئی، اب بھی دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے طلبہ کی کل تعداد 10 لاکھ ہے جن میں 50 ہزار دنیا کے 100 ممالک سے آئے ہوئے طلبہ ہیں۔

39 ... امتاع الفضلاء بتراجم القراء فیما بعد القرن الثامن الھجری، 160/2، تذکرہ قاریان ہند، 178، 179، تواریخ آئینہ تصوف، 218

40 ... غنیۃ الطالبین ومنیۃ الراغبین فی تجوید القرآن العظیم فن تجوید کی مختصر کتاب ہے جسے مختلف مطابع نے شائع کیا ہے مثلا المکتبۃ الازہریہ مصر نے اسے 46 صفحات پر شائع کیا ہے۔

41 ... شیخ القراء حضرت علامہ ابو سماح احمد بن رجب بقری شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1074ھ کو ہوئی، آپ ذہین وفطین، کثیر العلم، فقیہ شافعی اور محقق تھے، گھر ہو یا سفر بہت زیادہ تلاوت قرآن کرتے۔ راتوں کو عبادت میں مصروف رہتے، آپ پڑھنے پڑھانے میں بہت محنت کرتے تھے، زندگی کے آخری سال میں حج کے لئے تشریف لے گئے جب مقام نخل میں پہنچے تو 29 یا 30 شوال 1189ھ کو وفات پائی، وہیں دفن کئے گئے۔ (ہدیۃ العارفین، 1/179، تاریخ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار (تاریخ الجبرتی)، 1/650)

42 ... تاریخ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار (تاریخ الجبرتی)، 1/650، معجم المؤلفین، 3/593، سلک الدرر فی اعیان قرن الثانی عشر، جز4، 2/134، فوائد الارتحال، 1/528

43 ... خلاصۃ الاثر، 2/358، المجلۃ التاریخۃ المصریۃ، 55/137 تا 166، امتاع الفضلاء بتراجم القراء، 2/172، فوائد الارتحال، 4/583

44... بدایۃ القاری فی ختم البخاری 183 صفحات پر مشتمل ایک کتاب ہے جس کا موضوع حدیث اوراس کی

اصطلاحات ہے، دارالبشائر اسلامیہ بیروت نے اسے شائع کیا ہے۔

45 ... مرشدۃ المشتغلین فی احکام النون الساکنۃ والتنوین کا موضوع علم تجوید ہے، یہ نون ساکن کے قواعد کے بارے میں ہے، دارالافاق العربیہ نصر سٹی قاہرہ مصر نے اسے 190 صفحات پر شائع کیا ہے۔

46... امتاع الفضلاء بتراجم القراء، 2/282، کواکب السائر، 2/32، شذرات الذھب، 8/410۔

47 ... **الدقائق المحکمۃ** قرائت کی مشہور کتاب مقدمہ جزریہ کی یہ ایک بہترین شرح ہے، اسے مختلف مطابع نے شائع کیا ہے، مثلا مکتبۃ ضیاء الشام دمشق نے اسے 248 صفحات پر شائع کیا ہے۔

48 ... تحفۃ الباری کا دوسرا نام منحۃ الباری ہے ، یہ بخاری شریف کی بہترین شرح ہے، دارالکتب العلمیہ بیروت نے اسے 7 جلدوں میں شائع کیا ہے۔

49... اسنی المطالب فقہ شافعی کی کتاب ہے، اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جس نے اس پڑھا نہیں وہ شافعی ہی نہیں، دارالکتب العلمیہ بیروت نے اسے 9 جلدوں میں شائع کیا ہے۔

50... شذرات الذھب، 8/174 تا 176، النور السافر، ص 172 تا 177، الاعلام للزرکلی، 3/46

51... الضوء اللامع لاہل القرن التاسع للسخاوی، 1/263

52... حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف پہلے گزر چکا ہے۔

53... شذرات الذھب، 7/410، الاعلام للزرکلی، 3/27، نظم العقیان فی اعیان الاعیان، ص 112

54 ... حصن حصین، اورادو وظائف، اذکار اور دعاؤں پر مشتمل چھ صدیوں سے علماو فقہا اور محدثین بلکہ عوام میں مقبول کتاب ہے، اس کو پڑھنے کی باقاعدہ اجازت وسند لی جاتی ہے، دنیا بھر کے مکتبوں نے اسے شائع کیا ہے، مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے بھی ہوئے، کویت کے مکتبہ غراس النشر والتوزیع نے اسے 436 صفحات میں شائع کیا ہے۔

55... کتاب النشر کا تعارف گزر چکا ہے۔

56... علامہ جزری کی کتاب "غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء" حوالے کے طور پر معروف ہے، اسکی دو جلدیں ہیں، کل صفحات 1072 ہیں، اسے دارالکتب العلمیہ نے شائع کیا ہے۔

57 ... شذرات الذھب، 7/ 336، الضوء اللامع لاہل القرن التاسع للسخاوی، 9/ 255، الاعلام للزرکلی، 7/ 45، النشر فی القراءات العشر، مقدمۃ الکتاب

58 ... الدرر الکامنۃ، 1/ 125، غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء، 1/ 49، طبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ، 1/ 338

59 ... البدایۃ والنھایۃ، 18/ 194، الدرر الکامنۃ، 2/ 56، اعیان العصر واعوان النصر، 2/ 268

60 ... علامہ ابو محمد قاسم بن احمد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب المحصل فی شرح المفصل کا موضوع علم النحو ہے مؤسسۃ الانتشار العربی لبنان نے اسے ناصر بن سعید کی تحقیق کے ساتھ 818 صفحات پر شائع کیا ہے، انٹرنیٹ پر اس کا مخطوطہ بھی موجود ہے جس کے صفحات 206 ہیں۔

61 ... علامہ قاسم بن احمد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے امام قاسم بن فیرہ شاطبی کی کتاب متن شاطبیہ (حرز الامانی ووجہ التہانی فی القرآت السبع) کی شرح بنام المفید فی شرح القصید تحریر فرمائی، یہ شرح فن علم تجوید و قرآت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے بہت مفید ہے۔ الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ شریف نے اسے ایک جلد میں شائع کیا ہے۔ جو نیٹ پر پی ڈی ایف کی صورت میں موجود ہے۔

62 ... العبر فی خبر من غبر، 3/ 303، بغیۃ الوعاۃ، 2/ 250 شاملہ، غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء، 2/ 15۔

63 ... غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء، 1/ 84، 85، سیر اعلام النبلاء، 16/ 68، معرفۃ القراء الکبار علی طبقات والاعصار، 3/ 1152

64 ... غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء، 2/ 129، الموسوعۃ المیسرۃ فی تراجم ائمۃ التفسیر والاقراء والنحو واللغۃ، ص 2098، رقم: 2930

65 ... غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء، 2/ 93، الموسوعۃ المیسرۃ فی تراجم ائمۃ التفسیر والاقراء والنحو واللغۃ، ص 1984، رقم: 2779، سیر اعلام النبلاء، 16/ 69

66 ... سیر اعلام النبلاء، 15/ 226، معرفۃ القراء الکبار علیٰ طبقات والاعصار، 3/ 990 تا 992، شجرۃ النور الزکیۃ فی طبقات المالکیۃ، ص 174

67 ...ابو ولید مؤید باللہ ہشام ثانی بن حکم سلطنت اندلس بنواُمیّہ کا دسواں اور قرطبہ کا تیسرا حکمران تھا،اس کا دور حکومت 976ء تا1009 ءاور دوسرا دور حکومت1010ء تا1013 ء عرصے پر محیط ہے۔

68 ...امام سلمان نجاح رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''مختصر التبیین لھجاء التنزیل''تفسیر قرآن کے موضوع پر ہے،اسے مختلف مطابع نے شائع کیاہے،اس کی 5 جلدیں اور1929 صفحات ہیں۔

69 ... سیر اعلام النبلاء، 14 / 216، الاعلام للزرکلی،3 / 137، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء،1 / 287، معرفۃ القراء الکبار علی طبقات والاعصار،2 / 862

70 ...التیسیر فی القراءات السبع کا مختصر تعارف پہلے ہو چکا ہے۔

71 ...امام ابو عمرو دانی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع البیان فی القرأت السبع کا عنوان نام سے ہی ظاہر ہے،اس مقبولیت کا اندازااس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسے دنیا کے کئی مطابع نے شائع کیا ہے،مثلا دارالحدیث قاہرہ مصر نے اسے 3 جلدوں میں شائع کیاہے،جن کے کل صفحات1584ہیں۔

72 ...سیر اعلام النبلاء،13 / 481تا485۔

73 ...امام ابوالحسن طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''التذکرۃ فی قرأت الثمان''کا موضوع علوم القرآن اور تفسیر ہے،اس کی ایک جلد ہے اور صفحات کی تعداد400ہے۔دارالکتب العلمیہ بیروت نے اسے شائع کیاہے۔

74 ...غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء،1 / 307، معرفۃ القراء الکبار علی طبقات والاعصار،2 / 862، ھدایۃ القاری الیٰ تجوید کلام الباری،2 / 800

75 ...ھدایۃ القاری الیٰ تجوید کلام الباری،2 / 750،غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء،1 / 501، معرفۃ القراء الکبار علی طبقات والاعصار،2 / 618

76 ... تاریخ بغداد، 4 / 406، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، 1 / 59، معرفۃ القراء الکبار علی طبقات والاعصار،1 / 488

77 ...غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء،1 / 440، معرفۃ القراء الکبار علی طبقات والاعصار،1 / 411، النشر فی

القراءات العشر، 1/157

78 ...غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، 1/229، معرفۃ القراء الکبار علی طبقات والاعصار، 1/287، النشر فی القراءات العشر، 1/156، الاعلام للزرکلی، 2/264

79 ... سیر اعلام النبلا، 6/79 تا83، تاریخ ابن عساکر، 25/220 تا242، تہذیب التہذیب، 4/131، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، 1/315

80 ... سیر اعلام النبلا، 5/249 تا252، طبقات ابن سعد، 6/212 تا214، تہذیب الکمال للمزی، 5/298

81 ...واقعہ دیر جماجم شعبان 82ھ میں پیش آیا، اہل کوفہ وبصرہ سپہ سالار عبد الرحمن بن محمد بن اشعث اوراہل شام حجاج بن یوسف کی سربراہی میں مقابل آئے، عبد الرحمن کے لشکر میں کئی علما مثلا حضرت سعید بن جبیر، حضرت عامر شعبی، حضرت عبد الرحمن ابن ابی لیلی اور حضرت کمیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہم شامل تھے، یہ لڑائی کئی ماہ جاری رہی، عبد الرحمن کے لشکر کی شکست پر اس جنگ کا اختتام ہوا۔

82 ... طبقات ابن سعد، 6/161، الاستیعاب، 2/131، تذکرۃ الحفاظ، 1/49

83 ... معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، 1/79 تا94، 3/361، معجم کبیر، 1/77، 78، 85، 87، الاصابہ، 4/377 تا379، تاریخ ابن عساکر، 39/8، 27، 225، الریاض النضرۃ، جز3، 2/5، 33، 103، الزھد لامام احمد، ص154، رقم:680، سنن کبریٰ للبیہقی، 2/61، حدیث:2374

84 ... نورِ چشمِ رسول، جگر گوشۂ بتول، حضرت سیدنا امام ابو محمد حسن مُجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت 15 رمضان 3ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور یہیں 5 ربیعُ الاوّل 49 یا50ھ کو زہر دیئے جانے کے سبب شہادت پائی، مزارِ پُرانوار جنّتُ البقیع میں ہے، آپ حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے، حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے شہزادے، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشابِہ اور جنّت کے نوجوانوں کے سردار تھے، شجاعت، سیادت (سرداری)، سخاوت، تقویٰ وعبادت کے خوگر تھے، آپ کی شان میں کئی فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں جن میں سے ایک یہ ہے: میرا یہ بیٹا سردار

ہے، یقیناً اللہ پاک اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔(بخاری، 2/546، حدیث:3746، الاصابۃ،2/60تا65، صفۃ الصفوۃ،1/386)

85... سیّدُ الشُّہداء، امامِ عالی مقام، حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت 5 شعبانُ المعظم 4ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور 10 محرمُ الحرام 61ھ کو کربلائے معلیٰ (کوفہ، عراق) میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ نواسۂ رسول، نورِ عینِ فاطمہ بتول، جگر گوشۂ علیُّ المرتضیٰ اور پیکرِ صبر ورضا تھے۔ آپ عبادت، زہد، سخاوت، شجاعت، شرم وحیا اور اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ آپ نے راہِ حق میں سب کچھ لُٹا دیا لیکن باطل کے سامنے سَر نہ جھکایا اور شہادت کا جام پی لیا۔ آپ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام زندہ ہے۔(سیر اعلام النبلاء،4/401تا429)

86... ابن ماجہ، 3/90، حدیث:2310، طبقات ابن سعد، 2/257تا259، 3/13تا29، تاریخ ابن عساکر، 42/3تا589، زرقانی علی المواھب، 1/449، تاریخ الخلفاء، ص132، الریاض النضرۃ، جز3، 2/103، 239، اتحاف السائل للمناوی، ص33، تہذیب الاسماء، 1/344تا349

87... طبقات ابن سعد، 2/259، 3/378تا381، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، 1/78تا80، تہذیب الکمال للمزی، 1/318تا322

88... طبقات ابن سعد، 2/273تا276، سیر اعلام النبلا، 4/73تا82، الاستیعاب، 2/111تا113

89... زُہد و تقویٰ کے جامِع صحابی حضرت سیّدُنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رضاعی بھائی، قدیمُ الاسلام، حبشہ و مدینہ دونوں جانب ہجرت کرنے والے، سادہ و نیک طبیعت کے مالک، کثرت سے عبادت کرنے اور روزے رکھنے والے، اصحابِ صُفَّہ اور بدری صَحابہ میں سے تھے۔ شعبانُ المعظّم 3ھ میں فوت ہوئے اور مُہاجرین میں سب سے پہلے جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔(حلیۃ الاولیاء، 1/147تا151، جامع الاصول، 13/313، 314)

90... امامُ العلما حضرت معاذ بن جبل انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ 17 سال کی عمر میں بارہویں سنِ نبوت کو اسلام لائے، بیعتِ عقبہ اور بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے، آپ حسن وجمال

کے پیکر، حلم وحیاء وسخاوت سے متصف، ذہین و فطین، اَخّاذ طبیعت کے مالک، جمعِ قرآن کا شرف پانے والے، کثیر احادیث کے راوی، مرتبۂ اجتہاد پر فائز، پختگیِ علم سے مالامال اور عظیم فقیہ تھے، یمن کے گورنر بنائے گئے، فتحِ مکہ کے وقت نو مسلمین کی تربیت کرتے، آپ نے 38سال کی عمر میں طاعون عمواس (محرم وصفر 18ھ) میں وصال فرمایا، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: یأتی معاذ بن جبل یوم القیامۃ أمام العلماء یعنی معاذ بن جبل قیامت کے دن امامُ العلماہو کر آئیں گے۔ (معجم الکبیر، 20/29، حدیث:40، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 6/107، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/460)

91 ... طبقات ابن سعد، 2/260تا262، 3/111تا119، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، 3 / 394 تا400، تذکرۃ الحفاظ، 1/16تا18

92 ... مدارج النبوت، 2/14، آخری نبی کی پیاری سیرت، 143تا145

93 ... تفسیر میزان الادیان، 1 / 81 میں یہ لکھا ہے: انہوں (شیخ القراء عبد الخالق مرحوم) نے شیخ احمد بقری سے۔ انہوں (شیخ احمد بقری) نے شیخ محمد بقری سے (سند قرآن حاصل کی) مگر یہ درست نہیں، قاری عبد الخالق صاحب نے شیخ احمد بقری سے سند نہیں لی بلکہ شیخ محمد بقری سے لی ہے، اس میں شیخ احمد بقری کا واسطہ زائد لکھا گیا ہے اس لیے اسے حذف کر دیا گیا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ علامہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی کی یہ سند وہی ہے جس کا اتصال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور علامہ محدث دہلوی نے اپنی سند قرآن یوں تحریر فرمائی ہے، قال: تلوتہ الی آخرہ بروایۃ حفص علی الشیخ عبد الخالق متوفی شیخ القراء بمحروسۃ "دلی" قال: قرأت القرآن کلہ بالقراءات السبع علی الشیخ البقری والبقری تلا بہا علی شیخ القراء بزمانہ الشیخ عبد الرحمن الیمنی۔۔۔ (فتح الرحمن بترجمۃ القرآن، ص611) اس سے معلوم ہوا کہ شیخ عبد الخالق اور شیخ عبد الرحمن یمنی کے درمیان صرف ایک واسطہ ہے شیخ بقری کا اور یہاں شیخ بقری سے مراد شمس الملت والدین حضرت شیخ ابو الاکرام محمد بن قاسم بن اسماعیل بقری ہیں کیونکہ دیگر اسناد میں اس نام کی صراحت ہے۔ یہاں ایک اور مفید بات ذکر کرنا مناسب ہے کہ شیخ عبد الخالق مصری دہلوی اور شیخ احمد بقری مصری (ان کا مکمل نام شیخ ابوسماح احمد بن رجب بقری شافعی

ہے)دونوں شیخ محمد بن قاسم بقری کے شاگرد ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ دنوں استاذ شاگرد نہیں بلکہ کلاس فیلو ہیں۔

94... تفسیر میزان الادیان، 1/ 81

95 ... اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن کے مؤلف حضرت شیخ احمد ابوالخیر جمال العطار مکی احمدی (ولادت، 1277ھ مطابق 1861ء، وفات تقریباً 1335ھ مطابق 1916ء) رحمۃ اللہ علیہ ہیں، انھوں نے اسے 28 شعبان 1306ھ میں تالیف فرمایا، اس کے 24 صفحات ہیں، پروگریسو بکس لاہور نے اسے ملفوظات شاہ فضلِ رحمن گنج مرادآبادی کے آخر میں 2020ء کو شائع کیا ہے۔

96 ... جدِّ اعلیٰ حضرت، مفتی رضا علی خان نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ عالم، شاعر، مفتی اور شیخ طریقت تھے۔ 1224ھ میں پیدا ہوئے اور 2 جمادی الاولیٰ 1286ھ میں وصال فرمایا، مزار قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہے۔ (معارف رئیس اتقیا، ص17، مطبوعہ دہلی)

97... تذکرۂ مُحدّثِ سورتی، ص53-57، تجلیاتِ تاج الشریعہ، ص86

98... تفسیر میزان الادیان، 1/ 70، 78

99... حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/ 58، 3/ 295، مکتبۃ المدینہ، تاریخِ مشائخِ قادریہ رضویہ، ص282، 301

100... مفتیِ اعظم پاکستان، سیّدُ المحدّثین حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رَضَوی اشرفی صاحب مفتی سید دیدار علی شاہ صاحب کے چھوٹے صاحبزادے ہیں، یہ استاذُ العلما، شیخ الحدیث، مناظرِ اسلام، بانی وامیر مرکزی دارُ العُلوم حِزبُ الاحناف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے ہیں۔ 1319 ہجری کو محلہ نواب پور اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور مرکز الاولیا لاہور میں 20 شوّال 1398 ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک دارُ العلوم حِزب الاحناف داتا دربار مارکیٹ مرکز الاولیا لاہور میں ہے۔ (تاریخِ مشائخِ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص318-314)

101 ... مفسرِ قرآن حضرت علامہ سَیّد ابوالحَسَنات محمد احمد قادِری اَشْرَفی صاحب مفتی سید دیدار علی شاہ

صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں، یہ 1314ھ الور (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور 2 شعبان 1380ھ میں پاکستان کے دوسرے بڑے شہر مرکز الاولیالاہور میں وفات پائی، مزارِ داتا گنج بخش سیّد علی ہَجْویری کے قرب میں دفن ہونے کا شرف پایا۔ آپ حافظ، قاری، عالمِ باعمل، بہترین واعِظ، مسلمانوں کے مُتَحَرِّک رہنما اور کئی کتب کے مُصَنِّف تھے۔ تصانیف میں تفسیرُ الحَسَنات (8 جلدیں) آپ کا خوبصورت کارنامہ ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلسنت، ص442، تفسیر الحسنات، 1/46)

102... تفسیر میزان الادیان، 1/ 81،80

103... مقدمہ تفسیر میزان الادیان، ص، 80

104... قاری مصلح الدین عباسی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف آگے آرہاہے۔

105... سِراجُ الہند حضرت شاہ عبد العزیز محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ علوم وفُنون کے جامع، استاذُ العلماو المحدثین، مُفَسِّرِ قرآن، مصنّف اور مفتیِ اسلام تھے، تفسیرِ عزیزی، بُستانُ المُحدّثین، تحفۂ اِثنا عشریہ اور عاجلہ نافعہ آپ کی مشہور کُتُب ہیں۔ 1159 ہجری میں پیدا ہوئے اور 7 شوال 1239 ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک درگاہ حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مہندیاں، میر درد روڈ، نئ دہلی میں ہے۔ (الاعلام للزرکلی، 4/ 14۔ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 11/ 634)

106 ...لال قلعہ دہلی کی ایک قدیم عمارت ہے جسے مغل بادشاہ شاہجہاں نے اپنے دورِ حکومت (1628ء تا 1658ء) میں بنایاہے، اس میں تختِ طاؤس بھی ہے جس پر بیٹھ کر بادشاہ حکمرانی کیا کرتے تھے ،اب یہ ایک تاریخ عمارت کے طورپر یادگارہے، اس کے دودروازے ہیں ،دلی دروزاہ اور لاہور دروازہ، اس تاریخ عمارت کو دیکھنے کے لیے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔

107... تذکرہ قاریان ہند، 217، 262، پانی پت کے علماو مشائخ، 210

108... علامہ قاری عبد الرحمن انصاری محدث پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تذکرہ آگے آرہاہے۔

109... پانی پت کے علماو مشائخ، 210، 211، تذکرہ رحمانیہ، 26

110... تذکرہ قاریان ہند، 240

111... تذکرہ قاریانِ ہند، 212

112... تذکرہ قاریانِ ہند، 203

113... تفسیر میزان الادیان، 1/80

114... مقدمہ میزانُ الادیان بتفسیر القرآن، ص، 77، 80

115... اساتذۂ امیرِ ملّت، ص، 61 تا 68

116... تذکرہ قاریانِ ہند، 217، پانی پت کے علما و مشائخ، 210، تذکرہ رحمانیہ، 69

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞